حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

ڈرپ آبپاشی

عبداللہ خان
پنڈ سلطانی تحصیل جنڈ، ضلع اٹک

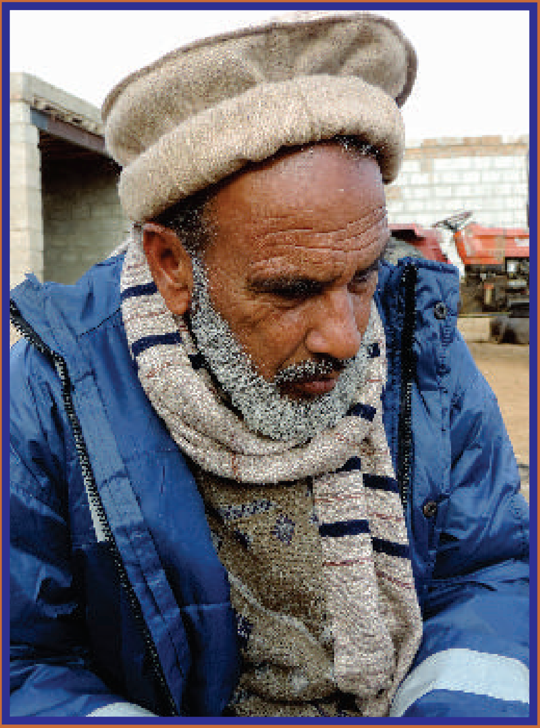

ڈرپ آبپاشی کے فوائد

- پانی کی بچت
- صحیح اور مقررہ وقت پر پانی کی فراھمی
- پیداواری اخراجات میں کمی
- پیداوار اور معیار میں بھتری
- جڑی بوٹیوں کی کم نشوونما
- کھاد و کیمیائی اجزاء کا بھتر استعمال
- ریتلے علاقوں کے لئے موزونیت
- غیر ھموار زمینوں کے لئے موزوں ترین

پانی زندگی کا بنیادی جزو اور حیات کی علامت ہے۔ کائنات میں کہیں بھی زندگی کے آثار ہونے یا نہ ہونے کا اندازہ وہاں پر پانی کی موجودگی کا آثار سے لگایا جاتا ہے۔ بنی آدم چاند کو تسخیر کرنے کے بعد اب مریخ پر پنجے گاڑھنے کی منصوبہ بندیوں میں مصروف ہے اور مریخ پر مشن بھیج کر یہ جاننے کی کوشش کی جارہی ہے کہ آیا مریخ پر پانی کے آثار ہیں یا نہیں کیونکہ پانی کے آثار ہونے کا مطلب زندگی کے آثار ہونا ہے۔ پانی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ پرانے وقتوں میں انسان اپنا پڑاؤ پانی کے ذخائر کے پاس کرتا تھا اور دریاؤں کے آس پاس شہر آباد ہوتے تھے۔ ابتداء میں کاشتکاری کا دارومدار باران رحمت پر ہوتا تھا پھر وقت کے ساتھ ساتھ آبادی میں اضافہ ہوتا گیا اور خوراک کی ضرورت بڑھنے لگی تو انسان نے دریاؤں کے رخ موڑنا، نہریں نکالنا اور کھالے بنانا سیکھا۔ دنیا کی آبادی چھ ارب سے تجاوز کر گئی ہے، اسی حساب سے خوراک کی طلب میں روز بروز اضافہ اور پانی کے ذخائر میں تیزی سے کمی آرہی ہے۔

نظامتِ اعلیٰ زراعت (اصلاحِ آبپاشی) پنجاب
۲۱- آغا خان (ڈیوس) روڈ، لاہور

انسان نے زراعت اور آبپاشی میں ترقی اور جدت کی جستجو ہر دور میں جاری رکھی۔ پانی کے ذخائر کو ضائع کئے بغیر ان کا صحیح استعمال اور فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کے لئے بے پناہ تحقیق اور تجربات کے مراحل سے گزر کر ڈرپ اور سپرنکلر آبپاشی کا نظام تشکیل دیا گیا ہے۔ یہ جدید نظام آبپاشی ہے جس میں پانی کی 75 فیصد تک بچت ہوتی ہے۔ اس نظام میں اپنی مرضی سے پانی کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ پاکستان میں محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی نے عالمی بنک کے تعاون سے "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" شروع کیا ہے۔ یہ منصوبہ شروع کرنے کا مقصد پانی کی کمی کے اثرات کو کم کرنا، آبپاشی کے جدید طریقوں کو ترقی دینا اور پانی کے دستیاب وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال میں لانے سے متعلق کاشتکاروں میں آگاہی پیدا کرنا ہے۔

اس منصوبے کے تحت ڈرپ اور سپرنکلر نظام آبپاشی کی تنصیب کے لئے کسانوں کو مالی اور تکنیکی مدد فراہم کی جاتی ہے۔ محکمہ اصلاح آبپاشی ڈرپ/سپرنکلر لگانے کے لئے 60 فیصد رقم فراہم کرتا ہے جبکہ بقیہ 40 فیصد کاشتکار کو ادا کرنے ہوتے ہیں۔ ایسے بہت سے کاشتکار جن کی زمینیں غیر ہموار ہیں، جنہیں پانی کی کمی کا مسئلہ ہے یا جو اپنی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ چاہتے تھے وہ اس نظام سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ایسی بہت سی ناہموار زمینیں جہاں کاشتکاری کا تصور بھی محال تھا اب وہاں ڈرپ/سپرنکلر کی مدد سے کامیاب کاشتکاری ہو رہی ہے۔ اٹک کے کاشتکار عبداللہ خان کو بھی آبپاشی کے زیادہ اخراجات اور دوسری مشکلات

کا سامنا تھا تاہم اب نہیں ہے۔ ان مشکلات پر عبداللہ خان صاحب نے کس طرح قابو پایا یہ انہی کی زبانی جانتے ہیں۔

میں موضع پنڈ سلطانی تحصیل جنڈ ضلع اٹک کا رہائشی کاشتکار ہوں۔ میں نے چھ ایکڑ پر سپرنکلر لگوایا ہے اور گندم کاشت کر رہا ہوں۔ سپرنکلر لگوانے کی بنیادی وجہ پانی کے اخراجات ہیں۔ یہاں نہری پانی بالکل بھی نہیں ہے،

بور کے پانی سے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ چھ ایکڑ کو روایتی طریقے سے سیراب کرنے میں 18 تا 20 گھنٹے لگتے تھے اور 40 تا 45 لیٹر ڈیزل خرچ ہو جاتا۔ گندم کو تین سے پانچ مرتبہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے

اور ایک فصل پر میرا کم از کم 150 لیٹر ڈیزل خرچ ہو جاتا تھا اور اس سے کم ڈیزل کے خرچ میں اب تک کوئی فصل نہیں کاشت کی۔ وہ بھی اس لئے کہ ایک بارش ضرور ہو جاتی ہے جس سے ایک پانی کی بچت ہو جاتی ہے۔ روایتی طریقہ سے خرچہ بھی بہت ہو رہا تھا اور وقت بھی کافی لگ جاتا تھا۔ زیر زمین زیادہ پانی نکالنے کی وجہ سے میری زمین میں پوٹاش کی کمی ہو گئی

اور اس نے پیداوار کم دینا شروع کردی تھی۔ پھر زرعی ماہرین سے زمین ٹیسٹ کرائی تو وجہ پتہ چلی۔ اس کے بعد میں نے سپرنکلر لگوانے کا فیصلہ کیا ابھی پہلی فصل ہے اور میں بہت پرسکون ہو گیا ہوں۔

سپرنکلر سے چھ ایکڑ کو سیراب ہونے میں تین گھنٹے لگتے ہیں اور چھ سے سات لیٹر ڈیزل خرچ ہوتا ہے۔ اب تک دو دفعہ سیراب کر چکے ہیں اگر اس فصل کو کل چار پانی بھی لگانے پڑیں تو میرا پانی لگانے کا کل خرچہ 28 لیٹر ڈیزل ہوگا جبکہ روایتی طریقے سے یہ اخراجات کبھی بھی 150 لیٹر سے کم نہیں ہوئے تھے۔ اس کا دوسرا فائدہ وقت کی بچت ہے روایتی طریقے سے چھ ایکڑ کو سیراب کرنے میں 18 تا 20 گھنٹے لگتے تھے اور

اس دوران تمام وقت بندہ کسی لے کر کھالے دیکھتا رہتا تھا جو کہ بہت مشقت طلب کام ہوتا تھا۔ روایتی طریقہ سے ایک دفعہ سیراب کرنے میں جتنا وقت درکار ہے اس سے بھی کم وقت میں سپرنکلر پر ساری فصل تیار ہو جائے گی۔

سپرنکلر سے میں کم از کم 60 فیصد کم پانی استعمال کر رہا ہوں۔ اس کا ایک اور بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس طریقہ آبپاشی میں پانی کو اپنی مرضی سے کنٹرول کر سکتے ہیں۔ روایتی طریقہ سے کاشتکاری میں زمین کو ہموار بھی بہت رکھنا پڑتا ہے تاکہ پانی کا بہاؤ ٹھیک رہے اور آسانی سے سیراب ہو جائے، سپرنکلر میں زمین ہموار کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی اور زمین ہموار کرنے کے لئے درکار وقت، پیسہ اور محنت کی بچت ہو جاتی ہے۔ اس میں کیاریاں بھی نہیں بنانی پڑتیں، چھ ایکڑ کی کیاریاں تیار کرنے کے لئے دو آدمی اور پانچ دن درکار ہوتے ہیں۔ اگر ٹریکٹر سے بھی کیاریاں بنوائیں تو بھی بہت خرچہ ہو جاتا ہے۔ سپرنکلر لگوانے سے میں تو بہت

سکون میں آ گیا ہوں اور میں تمام کسان بھائیوں سے کہوں گا کہ یہ بہت کام کی چیز ہے اسے ضرور استعمال کریں اپنے اخراجات اور محنت گھٹائیں، آمدن میں اضافہ کریں اور سکون کی زندگی بسر کریں۔